سوال نمبر ۲

تعارف:

یومِ جزا و سزا ایک بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے اس کے کئی نام ہیں۔ یوم القیامۃ، یوم جزا، یوم آخرت۔ لغوی معنی میں آخرت سے مراد ہے کہ بعد میں آنے والی زندگی

اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنی میں یوم آخرت سے مراد ہے کہ ہر انسان کو ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہوگا اور قیامت کے دن اپنے اعمال کا حساب دے گا اور اسے اس کے اعمال کی بنیاد پر اس کو سزا و جزا دے دی جائے گی۔

یومِ جزا و سزا کی دلیل

رات و دن کا آنا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے۔ اگر انسان رات اور دن کی تبدیلی پر غور و فکر کرتا ہے۔ تو اس وقت واضح ہو جاتا ہے کہ ہر چیز کو ایک مقررہ وقت پر اپنی منزل کو واپس لوٹ کر جانا ہے۔

سائنسی دلائل:

سائنسدانوں نے ایک تھیوری Big Crunch پیش کی ہے۔ اس کے مطابق اس کائنات کو ایک نہ ایک دن اپنا وجود کھو دینا پڑے گا۔

انسانی فطری خواہش:

اگر فطری طور پر دیکھا جائے

تو انسان اپنے ہر عمل کے بدلے کچھ نہ کچھ نتائج پاتا ہے۔ اسی طرح جب انسان اچھے اعمال کرے گا تو اس کو دنیا میں اجر و ثواب اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوگا مگر اگر انسان برے کام کرے گا تو وہ برے اعمال کی بنیاد پر اسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا اسی طرح احتساب ہی اس دنیا میں توازن کا باعث ہے

انفرادی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

عزتِ نفس:

انسان عقیدہ آخرت کی بنیاد پر اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔ اور اپنی خواہشات کے لئے کسی دوسرے کے آگے سر کو نہیں جھکاتا۔ بلکہ اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ ایک ہی ذاتِ باری تعالیٰ ہے جس کے سامنے جھک کر وہ اپنی دنیا اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ایاک نعبد و ایاک نستعین ۰

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں

اسی طرح انسان کے نفس کا مطمحِ نظر ہوتا ہے

تاریخ: ___/___/___

حقوق و فرائض کی ادائیگی :-

عقیدہ آخرت سے انسان اپنے حقوق و فرائض ادا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ذمہ دار شہری بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہے (الحدیث)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔

تم میں سے ہر ایک کو اپنی رعایا کے بارے میں جواب دینا ہوگا (الحدیث)

ہدایت کا راستہ :-

انسان عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کی وجہ سے ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اور صحیح فلاح پا جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

ان الھدی ھو الھدی ۝ (القرآن)

روحانی و ذہنی سکون :-

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کو نیکی کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ اور یہ نیکی انسان کو ذہنی اور روحانی سکون پہنچاتی ہے۔ نیکی کرنے کی وجہ سے انسان کا ذہن سکون میں رہتا ہے

سب کا مالک کی رضا کا حصول :-

عقیدہ آخرت کی بدولت انسان نیکی کی طرف بڑھتا ہے۔ جیسے اس کو یہ احساس

ہوتا ہے کہ ہر چیز پر اللہ کی ملکیت ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ (القرآن)

اس طرح انسان کے اندر لالچ حرص اور دیگر برائیوں کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون ہو جاتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

امن و سکون کا فروغ:-

عقیدہ آخرت کی بدولت معاشرے میں امن و سکون کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ ترقی کی جانب گامزن ہوتا ہے

جرائم کا خاتمہ:-

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کے اندر تمام برائیوں کی طرف جانے کی رغبت کا راستہ بند ہو جاتا ہے معاشرے میں حرص، لالچ، کینہ اور بغض جیسی بیماریوں کا خاتمہ ہونے کی وجہ سے معاشرہ مختلف قسم کے جرائم سے پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

یہ دنیا ایک خار دار جنگل کی طرح ہے اگر کوئی اس میں سے دامن سمیٹ کر گزر جاتا ہے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ تاکہ اس کو کوئی کانٹا نہ

لے پچھے

قانون کی بالادستی:

عقیدہ آخرت کی پختگی کی وجہ سے قانون کا بول بالا ہوتا ہے۔ قانون کا فروغ ہوتا ہے۔ اور ہر شہری ایک ذمہ دار شہری کی طرح اپنے فرائض کو انجام دیتا ہے۔

پاکیزہ معاشرے کا قیام:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں مختلف قسم کی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور معاشرہ پاکیزہ ہو جاتا ہے آپس میں محبت اخوت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کا جذبہ بڑھتا ہے۔

حاصل بحث:

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ عقیدہ آخرت ایک اہم رکن ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون اور محبت کا گہوارہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک انسان انفرادی طور پر معاشرے میں بہترین اور اثرات حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 3

اسلام میں زکوٰۃ اور صدقات کا نظام

تعارف:-

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس کی بدولت معاشرے میں بے سہارا لوگوں کو سہارا مل جاتا ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کا ایک مکمل نظام رائج ہے۔

زکوٰۃ کے لغوی و اصطلاحی معنی:

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک صاف کرنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں زکوٰۃ سے مراد ہے کہ جب مال کو ایک سال گزر جائے کے بعد ایک مقررہ مقدار ادا کرنا واجب ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے

فقراء:-

اسلام میں فقراء سے مراد ہے کہ وہ شخص جو کہ اپنی [illegible] معاشرے میں ضرورت مند افراد ہیں۔ مگر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے

مساکین:-

مساکین سے مراد معاشرے کے وہ مستحق افراد ہیں جو کہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی صلاحیت نہیں رکھتے

وہ معاشرے کے مندرجہ ذیل افراد ہیں۔

عاملین:

عاملین سے مراد معاشرے کے وہ افراد جو کہ بیت المال میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں

مؤلفۃ القلوب:-

مولفۃ القلوب سے مراد ہے کہ معاشرے کے وہ افراد جو کہ سرحدی علاقوں میں رہ رہے ہیں یا پھر وہ افراد ہوں جو کہ معاشرے میں فساد کی وجہ بن سکتے ہیں۔ تو حکومت ایسے لوگوں کو اپنی طرف سے رقم خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ دشمن قوتیں ان کو استعمال نہ کر سکیں۔

غارمین:

اس سے مراد معاشرے کے وہ لوگ ہیں جو کہ اپنی سرگرمیوں کے باوجود اپنی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔

غلاموں:

زکوٰۃ کی رقم کو غلاموں کو آزاد کروانے کے لیے بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔

فی الرقاب:-

فی الرقاب سے مراد معاشرے کے وہ افراد جو کہ قرض دار ہیں اور اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے افراد اپنے قرض کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوتے ہیں تو اس طرح ان کا قرض ادا کر کے ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

و ابن السبیل:

و ابن السبیل سے مراد ایسے افراد جو کہ مسافر ہیں۔ اور دوسرے شہر میں اجنبی ہیں۔ ان لوگوں کی بھی مدد ~~...~~ کی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ کے لیے مقررہ رقم اور واجبات:

جب بھی مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً

ساڑھے سات تولے سونا ساڑھے باون تولے چاندی

40 بکریوں پر ایک بکری ہر 5 اونٹنی پر ایک بکری یا

ہر 25 اونٹنیوں پر ایک اونٹنی

30 گائے پر ایک یک سالہ ~~...~~ بچھڑا۔

صدقات کی اقسام

صدقات کی بہت سی اقسام ہیں۔

(1) **بھوکے کو کھانا کھلانا:**

معاشرے میں کسی ضرورت مند کو کھانا کھلانا بھی صدقہ ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا:

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

درخت لگانا:

درخت لگانا بھی صدقہ ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

تاریخ: ___/___/___

عشر:-

ہر سال زرعی پیداوار سے بارانی زمین سے
10 فی صد اور آبپاشی والی زمین سے 5 فی صد کی مقدار میں
مال نکالنا فرض ہے

فطرانہ:-

ہر سال رمضان المبارک کے مہینے کے بعد فطرانہ
دیا جاتا ہے جو کہ معاشرے کے مستحق افراد کو ملتا ہے

~~صدقات اور~~

زکوٰۃ و صدقات دینے کے سماجی فائدے:

زکوٰۃ و صدقات دینے سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ
بن جاتا ہے

امن و عامہ کا فروغ:-

زکوٰۃ و صدقات دینے سے معاشرے
میں امن و عامہ کا فروغ ہوتا ہے ہر انسان اپنی ضروریات
زندگی کو آرام دہ طریقے سے گزار سکتا ہے

معاشرے کے نادار افراد کا سہارا:

معاشرے میں ایسے افراد
جو کہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے عاجز ہیں جو کہ
مکمل طور پر معاشرے کی معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں
لیکن وہ افراد ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے قاصر ہیں
معاشرے میں صدقات و زکوٰۃ کے نظام سے مکمل طور

Scanned with OKEN Scanner

طور پر معاشرے میں ان کو سہارا مل جاتا ہے۔ جس کی وجہ
سے وہ اپنی ضروریات زندگی کو آرام سے پوری کر سکتے ہیں

جرائم کا خاتمہ:

معاشرے میں بہت سے غربت دور افراد
جرائم کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں تاکہ وہ اپنی غربت
کو ختم کر سکیں۔ جب معاشرے میں زکوٰۃ و صدقات کا
مکمل نظام رائج ہوتا ہے تو اس وقت وہ لوگ جرائم
کرنے سے بچ جاتے ہیں

نیکی کا فروغ:-

معاشرے میں اس نظام سے
نیکی کو فروغ ملتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتای
ذی القربی و الیتمی والمساکین وابن السبیل (القرآن)
جب انسان اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس طرح
وہ معاشرے میں نیکی کا بول بالا کرتا ہے۔

گردش دولت کا فروغ:-

معاشرے میں مکمل طور
پر امن و سکون تب ہی ممکن ہے اگر دولت گردش
میں۔ معاشرے کے امیر طبقات سے غریب طبقات
میں دولت کی تقسیم ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پورا
معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بنتا ہے

مہنگائی کا خاتمہ :-

دولت جب گردش میں ہوتی ہے تو اس وقت طلب اور رسد میں ایک توازن ہوتا ہے جب یہ توازن برقرار رہتا ہے تو مہنگائی کا خاتمہ ہوتا ہے ۔ جس کی وجہ سے معاشرہ مختلف قسم کی برائیوں سے بچ جاتا ہے

روحانی و انفرادی زندگی پر اثرات

روحانی سکون :-

جب انسان اپنے حقوق فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دیتا ہے تو اس وقت اس کے ذہن پر سکون ہوتا ہے ۔ جس کی وجہ سے وہ روحانی سکون محسوس کرتا ہے ۔

اللہ کی خوشنودی :-

انسان جب اللہ کے رضا کے ہوتے راستے پر چلتا ہے تو وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے

عزت نفس :

انفرادی طور پر جب انسان دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اپنے فرائض کو سرانجام دیتا ہے تو اس کی عزت نفس میں اضافہ ہوتا ہے

دنیا و آخرت میں کامیابی :-

جب انسان اپنے حقوق

5

فرائض ادا کرتا ہے تو اس وہ دنیا میں تو سکون اور آخرت میں جنت کے حصول کا حقدار ہوتا ہے۔

باہمی ہمدردی و تعاون کا جذبہ:-

معاشرے میں آپس میں آپس میں باہمی ہمدردی و تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا جس سے ایک مضبوط معاشرے کی بنیاد قائم میں آتی۔

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے زکوۃ و صدقات کا نظام ایک الہامی منظم انتظام ہے جو کہ معاشرے میں امن سکون اور ہمدردی کے جذبے کو بیدار کرتا ہے۔

سوال نمبر 8#

(ب)

تعارف:-

اسلام نے تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ تعلیم کا لفظ علم سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں۔ "تلاش کرنا / حاصل کرنا" کے ہیں۔ علم اسلام کی بنیادی جز ہے۔ اسلام نے تعلیم کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو عبادت پر فوقیت دی گئی ہے۔

نزول وحی:-

جب اللہ نے آپ ﷺ کو پہلی وحی نازل کی گئی تو اس میں بھی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین تھی۔

تاریخ: ___

تاریخ: ___/___/___

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

اقرا باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق ○

اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم ○ علم الانسان مالم یعلم

مرد و عورت پر تعلیم حاصل کرنا: (القرآن)

نبی کریم ﷺ نے مرد و عورت

پر تعلیم حاصل کرنا واجب قرار دیا ہے۔ مرد و عورت پر

تعلیم حاصل کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ○

(الحدیث)

قبر تک علم حاصل کرنے کی تلقین:۔

اسلام نے علم حاصل

کرنے کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ انسان جوانی میں

ہی صرف علم حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اسلام علم کو ہر عمر میں واجب

قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

گود سے گور تک علم حاصل کرو (الحدیث)

عالم کو عابد پر فضیلت:۔

اسلام نے عالم کو عابد پر

فضیلت دی ہے۔ علم حاصل کرنے والے کو لیے لئے قرار

دیا ہے۔ وہ انسان جو کہ دن رات عبادت میں

مشغول رہتا ہے اس کو عالم پر فضیلت دی گئی ہے

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

تاریخ: ___/___/___

کیونکہ علم حاصل کرنے والے اور بغیر علم والے برابر ہو سکتے ہیں (القرآن)

نئے علوم حاصل کرنے کی تلقین:-

اسلام نے نئے علوم حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں تک کہ کسی حد تک اسلام نے علم کو واجب قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے (الحدیث)

نئی ایجادات کی طرف رغبت:-

آپ ﷺ نے نئی ایجادات کی طرف رغبت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام ایک دفعہ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ سے گزرے اور دیکھا کہ لوگ مصروف ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ صحابہ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئی ایجاد کر رہے ہیں تاکہ نئی بیج کی قسم حاصل کی جا سکے۔ آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔

نئی زبانیں سیکھنے کی تلقین:-

آپ ﷺ نئی زبانیں سیکھنے کی تلقین کرتے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو اجازت دی کہ وہ نئی زبانیں سیکھیں۔

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام علم کو حد سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اسلام علم کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے لیے کوئی عمر کی حد مقرر نہیں ہے۔ آپ ﷺ اکثر دعا کیا کرتے تھے

Scanned with OKEN Scanner

تاریخ ___/___/___

اے اللہ مجھے علم نافع عطا فرما آمین

(ج)

اسلام میں احتساب

1. تعارف :-

احتساب کے لغوی معنی حساب دینے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں احتساب سے مراد ہے کہ اپنے اعمال کا حساب دینا یا اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہونا۔

2. رسول ﷺ کے دور میں احتساب کا نظام :-

نبی کریم ﷺ نے فرمایا
احتساب کو بہت زیادہ فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے ایک بار فاطمہ جو کہ بنو مخزوم قبیلے کی خاتون تھی چوری پر سزا دی۔ حضرت اسامہ بن حارث نے سفارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے پہلے قومیں اس وجہ سے برباد ہوئیں کہ وہ لوگ طاقتور کو چھوڑ دیتے اور کمزور کو سزا دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں نگہبان ہے۔ (الحدیث)

3. حضرت ابوبکر ؓ کے دور میں احتساب کا نظام :

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے احتساب کے مربوط نظام کو رائج کیا اور آپ ﷺ کی سنت کو لے کر آگے بڑھے۔

Scanned with OKEN Scanner

تاریخ: ___/___/___

حضرت ابو بکرؓ کی تلقین:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں خلیفہ پر احتساب کا نظام رائج کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ جب میں اسلام کے راستے پر چلوں تو میری پیروی کرنا اور اگر میں بھٹک جاؤں تو مجھے سیدھا کرنا۔

قانون کی بالادستی اور احتساب:

آپؓ نے قانون کی کی بالادستی کو فروغ دیا۔ آپؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ آپؓ نے قانون کو بالا دست کرنے کے لیے اسلحہ جہاد کا راستہ اختیار کیا۔

خلفاء کا احتساب:

آپؐ کے اور صحابہ کرام کے دور میں خلفاء کا بھی احتساب کیا جاتا تھا۔ اگر کوئی خلیفہ غلط کام کرتے ~~[illegible]~~ غیر معمولی کام کرتا تو عوام اس پر بھی احتساب کرتی۔ آپ حضرت عمرؓ خطاب فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ مال غنیمت میں چادر ملی تھی اور آپ کا لباس ایک چادر میں نہیں تیار ہو سکتا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ دوسری چادر میں نے اپنے بیٹے سے لی۔

عاملین پر احتساب:

خلفاء نے اپنے دور حکومت میں خلفاء کو مقرر کیا تھا کہ نظام حکومت کو اچھے طریقے سے چلایا جا سکے۔ حضرت مثال کے طور پر حضرت عمرؓ کے دور میں ہر سال میں حج کے موقع پر

تاریخ: __/__/__

جمع ہوتے اور اپنی اپنی شکایات درج کرواتے۔

ایک بار ایک غلام نے ایک عامل کے بارے میں شکایت کی کہ اس نے اس کو کوڑے مارے۔ آپؓ نے فرمایا اُن کی ماؤں نے انھیں آزاد جنا تم نے انھیں کب سے غلام بنا لیا ہے؟ آپ نے اس غلام سے ان حضرت عمرو کو کوڑے لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کا واقعہ:

حضرت ابو موسیٰ اشعری کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ نے انھیں بلایا اور معاملے کی چھان بین کی۔ اس پر حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ میری سختی سے معذرت کی جس کا کچھ باتیں مخفی تھیں

حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں احتساب:-

حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں بھی عاملین کو بلایا جاتا اور ان کی شکایات کو درج کیا جاتا تھا۔

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں احتساب کا ایک مربوط نظام موجود ہے جس کی مدد سے رعایا اپنے حکمران سے اس کے اعمال کی پوچھ کر سکتی ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا

اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمر قیامت والے دن اس کا جواب دہ ہوگا۔ (حضرت عمرؓ)

تاریخ: ___/___/___

سوال # 6

تعارف :-

اسلام میں ایک مکمل اور جامع سیاست کا نظام موجود ہے جس کی بدولت ایک معاشرے میں امن و سکون کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں ایک دوسرے کے لئے بھلائی اور فلاح کا درس دیا گیا ہے جس سے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے رہ سکتے ہیں۔ اور پر امن زندگی گزار سکتے ہیں

~~اختیار~~

اسلام کا سیاسی نظام اور معاشرے میں خوشحالی کا قیام

اقتدار اعلیٰ کا اختیار :-

سب سے زیادہ اہمیت

اختیار ایک سیاسی نظام میں اقتدار اعلیٰ کا اختیار ہے مغرب نے یہ اختیار لوگوں کو دے دیا ہے جبکہ اسلام نے یہ اختیار اللہ تعالیٰ کو دیا ہے جس کے مطابق۔ اقتدار اعلیٰ کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور انسان بعض اللہ کا نائب ہے۔

وانی جاعلکم فی الارض خلیفۃ ۵

(القرآن)

قانون کی بالادستی:

اسلام نے قانون کی بالادستی کو واضح قرار دیا ہے۔ قانون کا ذریعہ قرآن اور سنت ہے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی ایک امیر قبیلے کی عورت کی سفارش

تاریخ: ___/___/___

لے کر آئی تو آپؐ نے فرمایا
خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی ہوتیں تو اس
کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے۔ تم میں سے پہلے قومیں
اس لیے تباہ و برباد ہوئیں کیونکہ امیر کو چھوڑ
دیتے اور غریب کو سزا دیتے۔

اسلام کا معاشی نظام:-

اسلام کا ایک مربوط معاشی نظام ہے
جس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ایک مکمل زکوٰۃ و صدقات
کا نظام رائج کیا ہے جس کی مدد سے وہ ایک دوسرے کی
مدد فراہم کرتے ہیں۔ اسلام نے انسان کو ایک معاشی نظام
عطا فرما جاتے۔

بیت المال کا قیام:-

بیت المال کا قیام کیا جس کا
ایک مکمل ذرائع تھے مال غنیمت، اور زکوٰۃ و عشرہ ہیں۔
بیت المال کے ذریعے مستحق افراد کو بیت المال سے
ان کی مدد کی جاتی۔

شوریٰ کا قیام:-

شوریٰ کا قیام ایک منفرد اور
مربوط نظام ہے۔ شوریٰ کے قیام
(3) معاشرے میں امن و امان کا قیام (4) غیر مسلم کے حقوق کا تحفظ
(5) عورتوں اور بچوں کے حقوق کا تحفظ (6) مشورہ اجتہاد
(6) اخوت و مساوات (7) فلاحی ریاست کا قیام
(8) مشورہ اجتہاد۔